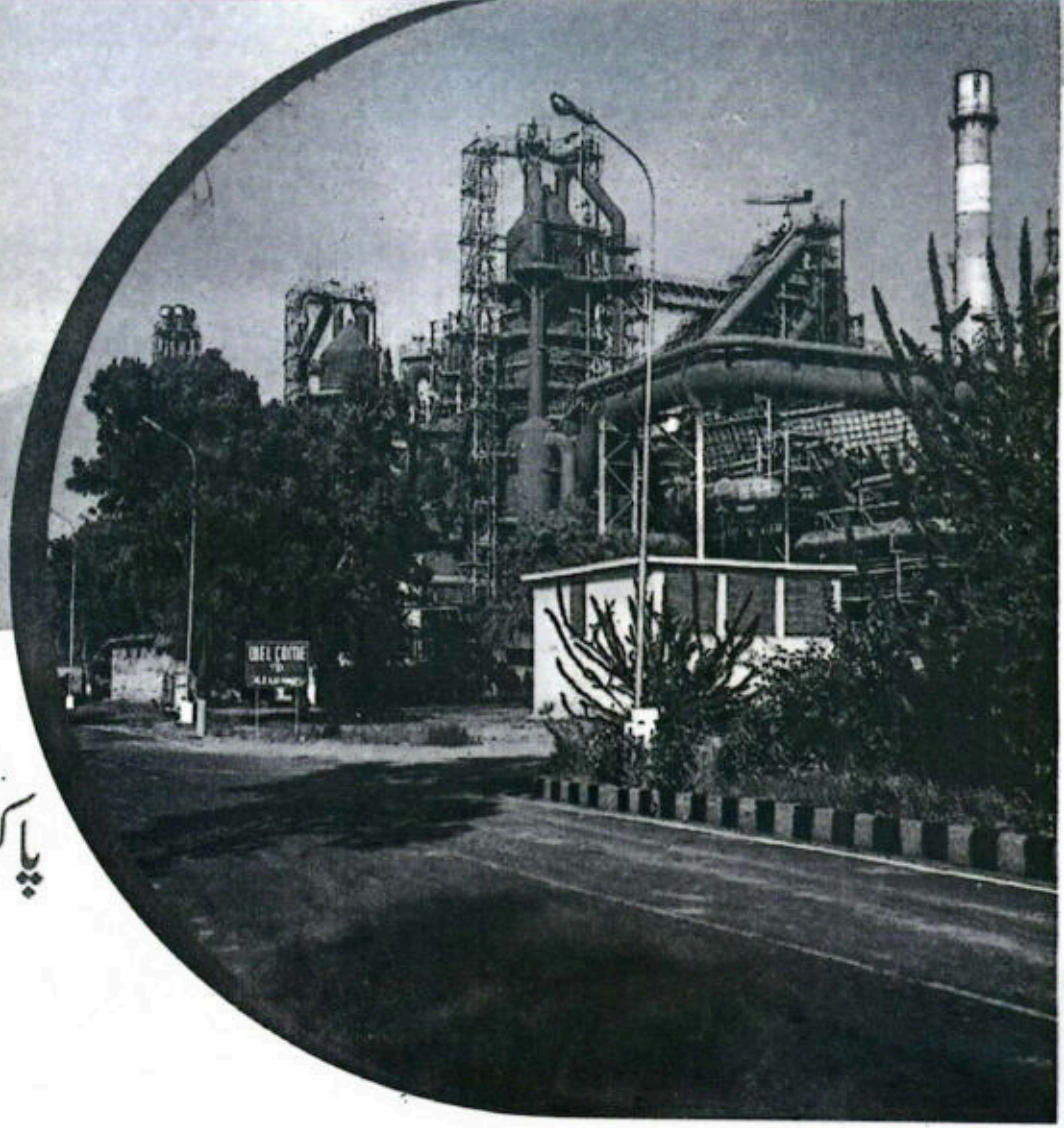


باب: 06

حصہ سوم: پاکستان کے وسائل اور معاشی ترقی



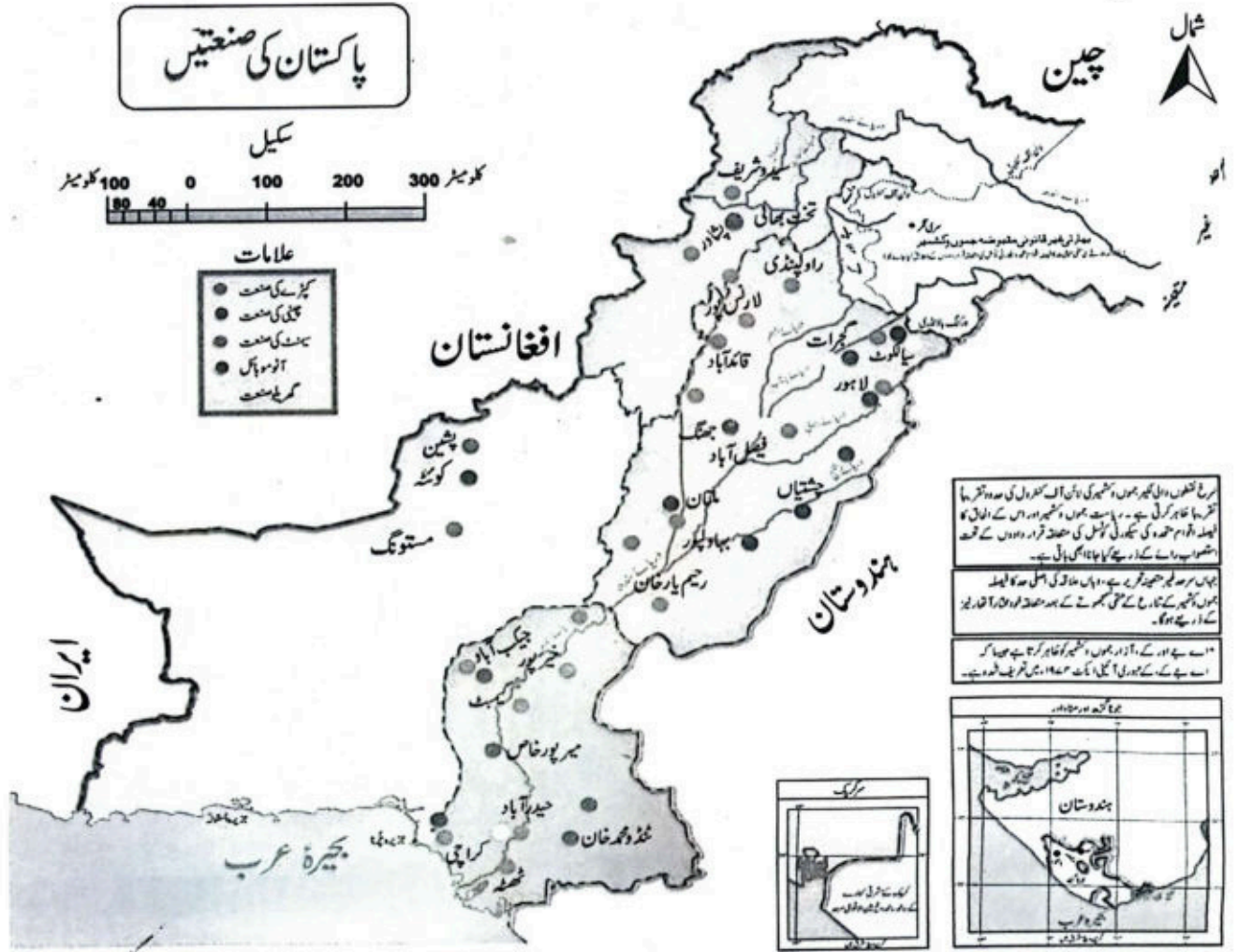
صنعت، لائیو سٹاک اور مچھلی فارمنگ

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- پاکستان کی اہم صنعتوں جیسے چینی، سینٹ، کپاس، کھاد اور شیل کے متعلق جان سکیں اور ان کی مقامی تقسیم، اہمیت، چیلنجز، فوائد اور نقصانات کا ان کے اقتصادی ماحولیاتی اور سماجی اثرات کے حوالے سے جائزہ لے سکیں۔
- پاکستان میں گھریلو، چھوٹی اور بڑی صنعتوں کے فوائد اور نقصانات کا تجزیہ کر سکیں اور حکومتی صنعتی اسٹیم اور روزنہ کے حوالے سے ان کے لیے حکومتی پالیسیوں کی تاثیر کا جائزہ لے سکیں۔
- معاش اور بے روزگاری کے مائیکرو اور میکرو سطح پر اثرات کا تجزیہ کر سکیں اور پاکستان کی ترقی میں خواندگی، مہارتوں کی تعلیم اور تربیت کے اہم کردار کو پہچانیں۔
- فارمنگ کی مختلف درجہ بندیوں بشمول لائیو سٹاک فارمنگ اور مچھلی فارمنگ کی جامع سمجھ بوجھ پیدا کر سکیں جس میں جانوروں کی پرورش اور مچھلی فارمنگ اور ان کی امتیازی خصوصیات کے متعلق علم حاصل کر سکیں۔
- پاکستان کی لائیو سٹاک انڈسٹری میں موجود اہم رکاوٹوں جیسے بیماریوں کا پھیلاؤ، مارکیٹ تک محدود رسائی اور ناکافی انفراسٹرکچر کی تحقیق کر سکیں۔ نیز لائیو سٹاک کے طریقوں کو فروغ دینے اور ماحولیاتی اور سماجی اثرات کو کم کرنے کے لیے پائیدار حکمت عملی تیار کر سکیں۔
- پاکستان میں مائیں گیری کی صنعت بشمول مچھلی فارمنگ کے سماجی و اقتصادی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پائیدار مائیں گیری کے فروغ کے لیے انفراسٹرکچر کی ترقی کے اقدامات جیسے گوادر پورٹ، ی، ایک، مکران کو شل ہائی وے اور فٹنگ لائیکوں کا تجزیہ کر سکیں اور اس مقصد کے حصول کے لیے ممکنہ حل تجویز کر سکیں۔

پاکستان کی اہم صنعتیں

پاکستان ایک زرعی ملک ہے، لیکن اس کی معیشت کو مختلف صنعتوں کا ایک متنوع مجموعہ بھی سہارا دیتا ہے، جن میں سے ہر ایک ملک کی ترقی اور خوشحالی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ان میں سب سے اہم چینی، سیمنٹ، کپاس، کھاد اور اسٹیل کی صنعتیں ہیں۔ یہ صنعتیں نہ صرف ملک کی جی ڈی پی میں نمایاں حصہ ڈالتی ہیں بلکہ روزگار کے مواقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ٹیکنالوجی کو فروغ دیتی ہیں اور تجارتی رجحانات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان صنعتوں کی جغرافیائی تقسیم کو سمجھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وسائل کی دستیابی اور جغرافیائی عوامل ان صنعتوں کے مقامات اور کارکردگی پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔



ان صنعتوں کے معاشی ماحولیاتی اور سماجی اثرات کا جائزہ لینے سے ہمیں ان کی ماہ میں آنے والے کثیر الجہتی چیلنجز کا پتہ چلتا ہے، جیسے کہ وسائل کا انتظام، آلودگی پر قابو پانا اور مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ۔ مزید برآں، ہر صنعت کے فوائد اور نقصانات کا تجزیہ کرنے سے نہ صرف ان کی ترقی کی صلاحیت معلوم ہوتی ہے بلکہ بہتری کی ضرورت والے شعبے بھی واضح ہوتے ہیں۔ اس تجزیے کے ذریعے ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اہم صنعتیں پاکستان کے معاشی ڈھانچے کو کیسے سہارا دیتی ہیں اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے میں ان کا کیا کردار ہے۔

یہاں ہم ایک ایک کر کے ان اہم صنعتوں کے بارے میں جانیں گے۔

پاکستان دنیا میں چینی پیدا کرنے والے دس بڑے ممالک میں شامل ہے۔ اس فہرست میں شامل دیگر ممالک کی فہرست بتائیں۔

پاکستان میں چینی کی صنعت بنیادی طور پر پنجاب اور سندھ کے صوبوں میں واقع ہے، جہاں موسمی اور زمینی حالات گنے کی کاشت کے لیے موزوں ہیں۔ اہم شوگر ملیں رحیم

یارخان، فیصل آباد اور بدین جیسے علاقوں میں واقع ہیں۔ معاشی طور پر، چینی کی صنعت جی ڈی پی میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور دیہی علاقوں میں لاکھوں افراد کو روزگار فراہم کرتی ہے۔ یہ صنعت کاغذ اور ہتھنول جیسی معاون صنعتوں کو بھی سہارا دیتی ہے۔

چینی کی صنعت کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں پانی کی کمی اور موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے گنے کی پیداوار میں اتار چڑھاؤ، چینی کی فیکٹریوں میں فرسودہ ٹیکنالوجی کا استعمال شامل ہیں۔ کسانوں کو قیمتوں اور ادائیگیوں میں تاخیر سے متعلق مسائل صورتحال کو مزید پیچیدہ بناتے ہیں۔ ان چیلنجز کے باوجود، چینی کی صنعت برآمدات کے ذریعے کافی آمدنی پیدا کرتی ہے اور دیہی ترقی اور بنیادی ڈھانچے کو سہارا دیتی ہے۔

اس صنعت کے کچھ نقصانات بھی ہیں، جیسے کہ شوگر ملوں سے ہونے والی آلودگی اور پانی کے زیادہ استعمال سے ماحولیاتی مسائل۔ نیز مزدوروں کے حالات اور اجرت میں تفاوت سے متعلق سماجی مسائل بھی اس صنعت کے نقصانات میں شامل ہیں۔ چینی کی صنعت کے معاشی ماحولیاتی اور سماجی اثرات کثیر الجہتی ہیں۔ معاشی طور پر یہ دیہی معیشت کے لیے اہم ہے لیکن ماحولیاتی لحاظ سے یہ صنعت پانی کی کمی اور زمینی تیزی جیسے مسائل پیدا کرتی ہے۔ سماجی طور پر یہ روزگار کے اہم مواقع فراہم کرتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی مزدوروں کے استحصال کے معاملات بھی سامنے آتے ہیں۔

مندرجہ ذیل جدول میں ۲۰۰۹ء سے ۲۰۲۳ء تک گنے کے کاشتکاری رقبے، گنے کی پیداوار، پیداواری صلاحیت اور شوگر ملوں کے استعمال کا جائزہ دیا گیا ہے۔

پاکستان	رقبہ ہیکٹر	پیداوار	فی ایکڑ پیداوار ٹن	پیداوار ہیکٹر ٹن	سال
سال	رقبہ	پیداوار	فی ایکڑ پیداوار	فیکٹریوں میں استعمال	
2009-10	942,870	49,372,900	52.36	70.09	
2010-11	987,700	55,442,100	56.13	80.47	
2011-12	1,046,000	58,038,200	55.48	83.13	
2012-13	1,128,098	63,718,523	56.48	79.00	
2013-14	1,171,687	67,427,975	57.55	84.00	
2014-15	1,113,161	62,794,827	56.41	80.90	
2015-16	1,130,820	65,450,704	57.88	76.45	
2016-17	1,216,894	75,450,620	62.00	94.00	
2017-18	1,340,926	83,283,340	62.11	78.81	
2018-19	1,101,073	67,129,645	60.97	74.13	
2019-20	1,038,879	66,334,369	63.85	73.44	
2020-21	1,164,112	80,963,078	69.55	72.38	
2021-22	1,259,594	88,615,674	70.35	89.96	
2022-23	1,318,143	87,947,967	66.72	74.55	

سیمنٹ کی صنعت

پاکستان میں سیمنٹ کی صنعت زیادہ تر پنجاب اور خیبر پختونخوا کے صوبوں میں واقع ہے، جس کی وجہ ان صوبوں میں چونے کے پتھر اور دیگر خام مال کی دستیابی ہے۔ سیمنٹ کے کارخانے ان ضروری وسائل تک آسان رسائی کی سہولت کے باعث ان علاقوں میں قائم کیے گئے ہیں۔ اقتصادی طور پر، سیمنٹ کی صنعت تعمیرات اور انفراسٹرکچر کے شعبوں کے لیے بہت اہم ہے، جو قومی ترقی میں نمایاں حصہ ڈالتی ہے۔ اس میں پڑوسی ممالک کو برآمدات کی بھی کافی صلاحیت موجود ہے اور یہ صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ شہر کاری کا سبب بھی بنتی ہے۔

اس وقت پاکستان میں سیمنٹ کے ۱۰۴ کارخانے اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ کام کر رہے ہیں جس کی وجہ تجارتی اور صنعتی عمارتوں کی تعمیر میں نمایاں اضافہ ہے۔ یہ صنعت ٹیکس کی ادا نیگیوں کے ذریعے قومی خزانے میں ۵۰ ارب روپے سے زیادہ کا نمایاں حصہ ڈالتی ہے۔ یہ براہ راست اور بالواسطہ طور پر ۱۷۰،۰۰۰ سے زیادہ کارکنوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کر کے اپنا قومی فریضہ بھی انجام دیتی ہے۔

تاہم سیمنٹ کی صنعت کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں پیداواری عمل کی توانائی پر بہت زیادہ انحصار اور توانائی اور خام مال کی قیمتوں کی وجہ سے پیداواری لاگت کا زیادہ ہونا شامل ہے۔ ماحولیاتی ضوابط کی تعمیل بھی لاگت میں اضافہ کرتی ہے۔ ان چیلنجز کے باوجود، سیمنٹ کی صنعت کے نمایاں فوائد ہیں جیسے کہ تعمیراتی صنعت کا فروغ اور بڑے پیمانے پر انفراسٹرکچر کے منصوبوں کا آغاز جس کے نتیجے میں مینوفیکچرنگ اور تعمیراتی دونوں شعبوں میں ملازمتوں کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

منفی پہلوؤں میں سیمنٹ کی صنعت کا کاربن کے اخراج اور دھول کی آلودگی کے ساتھ ساتھ توانائی کی زیادہ کھپت اور غیر قابل تجدید توانائی کے ذرائع پر انحصار کی وجہ سے ماحولیات پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ سیمنٹ کی صنعت کے اقتصادی ماحولیاتی اور سماجی اثرات بہت زیادہ ہیں۔ اقتصادی طور پر یہ قومی ترقیاتی منصوبوں کے لیے بہت اہم ہے لیکن ماحولیاتی طور پر یہ اخراج اور وسائل کی کھپت کی وجہ سے کئی چیلنجز بھی پیش کرتی ہے۔ سماجی طور پر اگرچہ یہ روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہے لیکن آلودگی کی وجہ سے یہ صنعت کیونٹی کی صحت کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔

نئے افق تلاش کریں

پاکستان ۲۰۲۳ تک ۶۹ ملین ٹن سے زیادہ کی سالانہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ عالمی سطح پر سیمنٹ پیدا کرنے والا ۱۴واں بڑا ملک ہے۔ معلوم کریں کہ کون سے ممالک پاکستان سے سیمنٹ درآمد کرتے ہیں۔

کپاس کی صنعت

پاکستان میں کپاس اور ٹیکسٹائل کا شعبہ ملک کی معیشت کا ایک اہم جزو ہے، جو جی ڈی پی کا ۱۱٪ اور برآمدی آمدنی کا تقریباً ۶۰٪ پیدا کرتا ہے۔ یہ صنعت ایک بڑی افرادی قوت کو ملازمت فراہم کرتی ہے، جو کل افرادی قوت کا ۳۸٪ ہے اور اس شعبے میں پروسیسنگ اور گارمنٹس کی تیاری میں نمایاں پیداواری صلاحیت موجود ہے۔ کپاس جو اس شعبے کا بنیادی خام مال ہے ایک اہم نقد آور فصل کے طور پر بھی کام کرتی ہے اور پاکستان کو دنیا بھر میں تیسرا بڑا درآمد کنندہ بناتی ہے۔

کپاس بنیادی طور پر پنجاب اور سندھ کے صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ پنجاب میں ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان اور فیصل آباد جیسے اضلاع کپاس کی پیداواری میں



اہم ہیں۔ سندھ میں کپاس کے اہم کاشت والے علاقوں میں ساگھڑ، حیدرآباد، میرپور خاص اور نواب شاہ شامل ہیں۔ ان علاقوں کی آب و ہوا اور زرخیز مٹی کپاس کی کاشت کے لیے ایک مثالی ماحول فراہم کرتی ہیں۔

کاشن انڈسٹری

پاکستان کی معیشت میں کاشن انڈسٹری کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ کپاس اور اس سے تیار ہونے والی مصنوعات جیسے کہ یارن اور ٹیکسٹائل، پاکستان کی برآمدی آمدنی میں ایک بڑا حصہ ڈالتے ہیں۔ یہ صنعت کھیتی باڑی، جنگ، سپنگ، ویونگ اور ملبوسات سازی میں لاکھوں ملازمتیں پیدا کرتی ہے۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل سیکٹر پاکستان کی سب سے بڑی صنعتوں میں سے ایک ہے جو اقتصادی ترقی اور صنعتی توسیع کو فروغ دیتا ہے۔

پاکستان کی کاشن فیکٹری

اگرچہ یہ صنعت بہت اہم ہے، لیکن اسے کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ کپاس کی فصلیں سڈی اور دیگر کیڑوں کا آسانی سے شکار ہو جاتی ہیں جو پیداوار اور معیار کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔ کپاس کی کاشت کو بڑی مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور ناقص آب پاشی کے نظام اور موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پانی کی کمی ایک سنگین خطرہ بن گئی ہے۔ اس کے علاوہ محنت کشوں کے استحصال، کام کے غیر موزوں حالات اور چائلڈ لیبر جیسے سنگین سماجی مسائل بھی موجود ہیں جنہیں حل کرنے کی ضرورت ہے۔

فریٹلائزر انڈسٹری

پاکستان میں فریٹلائزر انڈسٹری زرعی شعبے کی معاونت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ فریٹلائزر فصلوں کی پیداوار بڑھانے اور غذائی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ناگزیر ہیں۔ پاکستان میں فریٹلائزر کی صنعت مختلف علاقوں میں مرکوز ہے۔ پنجاب میں فیصل آباد، شیخوپورہ اور لاہور جیسے شہروں میں کئی فریٹلائزر پلانٹس موجود ہیں۔ سندھ، بالخصوص کراچی اور اس کے آس پاس کے علاقے، فریٹلائزر کی پیداوار میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور درآمدی مدد کے لیے بندرگاہ کی سہولیات کا استعمال کرتے ہیں۔

فریٹلائزر انڈسٹری عالمی غذائی پیداوار اور ماحولیاتی پائیداری دونوں ہی کے لیے اہم ہے۔ اس کا بنیادی کردار فریٹلائزر کی تیاری اور تقسیم ہے جو فصلوں کی نشوونما کے لیے ناگزیر ہیں۔ یوں زرعی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور تیزی سے بڑھتی ہوئی عالمی آبادی کی غذائی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ تاہم فریٹلائزر کے استعمال سے ماحولیاتی آلودگی، پانی کے ذرائع کی آلودگی اور گرین ہاؤس گیسز کے اخراج جیسے منفی اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔

خوراک کی بڑھتی ہوئی طلب اور غذائی تحفظ کے خدشات کے پیش نظر، یہ صنعت قومی معیشت میں ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ فریٹلائزر انڈسٹری بڑے پیمانے پر مینوفیکچرنگ سیکٹر میں تقریباً ۴۴٪ اور مجموعی جی ڈی پی میں 0.9 فیصد یعنی تقریباً ۱۱۰۰ ارب روپے کا حصہ ڈالتی ہے۔ یہ اثر صرف مالی اعداد و شمار تک محدود نہیں ہے۔ یہ شعبہ تقریباً ۱۱۰۰،۰۰۰ افراد کو براہ راست روزگار بھی فراہم کرتا ہے اور ٹرانسپورٹیشن، مارکیٹنگ اور ریشیل میں ۲۰۰،۰۰۰ سے زائد افراد کو بالواسطہ طور پر متاثر کرتا ہے۔ مزید برآں، یہ صنعت ۱۱۰۰ ارب روپے سے زیادہ کا ٹیکس فراہم کرتی ہے جو حکومتی کاموں

کی مالی معاونت میں مدد دیتا ہے۔

اگرچہ یہ صنعت انتہائی اہمیت کی حامل ہے لیکن اسے متعدد چیلنجز کا سامنا ہے۔ سپلائی اور ڈیمانڈ کا عدم توازن ایک بڑا مسئلہ ہے کیونکہ کاشتکار اکثر فریلا سزر کی قلت کے باعث زیادہ قیمتیں ادا کرتے ہیں جو عموماً پیداوار میں رکاوٹوں اور درآمدی پابندیوں کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ، فریلا سزر کی تیاری کا عمل توانائی سے بھرپور ہوتا ہے اور یہ صنعت قدرتی گیس پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے، جو قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور رسد میں خلل کا شکار ہو سکتی ہے۔

فریلا سزر کی صنعت کے فوائد کے ساتھ ساتھ کچھ نقصانات بھی ہیں۔

کھادوں کے زیادہ استعمال سے زمین کی زرخیزی میں کمی، پانی کی آلودگی اور حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کا نقصان ہو سکتا ہے، جو ماحولیاتی انحطاط (ماحولیاتی تباہی) کی مثالیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کیمیائی کھادوں کے استعمال سے کسانوں اور مقامی آبادی میں سانس اور جلد کی بیماریوں کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

مناسب توازن کے ساتھ کھادوں کے استعمال اور پائیدار طریقے اپنانے سے پاکستان اپنا زرعی مستقبل محفوظ بنا سکتا ہے اور مجموعی ترقی کو فروغ دے سکتا ہے۔

فولاد (Iron) کی صنعت

پاکستان کی اسٹیل (فولاد) کی صنعت ملک کے صنعتی شعبے کا ایک اہم ستون ہے جو معیشت کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔

اسٹیل بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کی تعمیر کے لیے ناگزیر ہے، جیسے کہ پل، عمارتیں، سڑکیں اور ریلویز، جو قومی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

پاکستان میں اسٹیل کی صنعت چند اہم علاقوں میں مرکوز ہے۔ کراچی، جو ملک کا صنعتی مرکز ہے، یہاں پاکستان اسٹیل ملز جیسی بڑی فیکٹریاں موجود ہیں

جو بن قاسم میں واقع ہیں۔ بندرگاہ کے قریب ہونے سے اسٹیل مل کو

خام مال کی درآمد اور تیار مصنوعات کی برآمد میں آسانی ہوتی ہے۔

پنجاب میں بھی لاہور، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ جیسے مقامات پر بڑے پیمانے پر

اسٹیل سازی ہوتی ہے، کیونکہ یہ علاقے اہم ٹرانسپورٹ نیٹ ورکس اور

مارکیٹوں کے قریب ہیں۔ خیبر پختونخوا میں پشاور اور اس کے ارد گرد چھوٹے

اسٹیل پلانٹس موجود ہیں جو مقامی طلب کو پورا کرتے ہیں۔

فوائد

• یہ صنعت ملک بھر میں ہزاروں افراد کو روزگار فراہم کر کے ان کی معاش کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔

• اسٹیل کئی اہم صنعتوں مثلاً جہاز سازی، مشینری، آٹوموبائل اور تعمیرات کے لیے ایک بنیادی عنصر ہے۔

نقصانات

• اسٹیل بنانے کے عمل میں زیادہ توانائی خرچ ہوتی ہے اور پاکستان میں بجلی کی بار بار بندش اور درکار توانائی کی زیادہ لاگت اس صنعت کی کارکردگی کو متاثر

کرتی ہے۔



پاکستان اسٹیل ملز کراچی

- خام مال کی مقامی سطح پر قلت کی وجہ سے لوہے کی کان کنی اور سکریپ اسٹیل کی دنا مد پر انحصار کرنا پڑتا ہے، جس سے سپلائی اور قیمتوں کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔
 - اسٹیل کی پیداوار سے کاربن کے زیادہ اخراج اور آبی و ہوائی آلودگی جیسے سنگین ماحولیاتی نقصانات ہو سکتے ہیں۔
 - اسٹیل ملوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو اونچے درجہ حرارت، بھاری دھاتوں اور دیگر آلودگیوں کے باعث صحت کے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔
 - عالمی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ اور سپلائی میں خلل کی وجہ سے یہ صنعت اقتصادی طور پر غیر مستحکم ہو سکتی ہے۔
- پاکستان اپنی آئرن اور اسٹیل انڈسٹری کو از سر نو مستحکم کرنے کے لیے مختلف اقدامات کر سکتا ہے جیسے قرضوں کی تنظیم نو، پالیسی اصلاحات، مزدوروں کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنا، جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا وغیرہ، جس سے ملکی معیشت کو بہتر مستقبل مل سکتا ہے۔

پاکستان میں گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں

کامیج انڈسٹریز (گھریلو صنعتیں) چھوٹے پیمانے پر گھریلو سطح پر چلنے والی پیداواری اکائیاں ہوتی ہیں، جن میں معمولی سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے اور روایتی مہارتوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں گھریلو صنعتیں معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، کیونکہ یہ روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہیں، ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھتی ہیں اور علاقائی اقتصادی ترقی میں مدد دیتی ہیں۔



پاکستان میں قالین سازی

پاکستان میں عام گھریلو صنعتوں میں قالین بانی شامل ہے، جہاں کاریگر خوبصورت نقش و نگار والے قالین تیار کرتے ہیں جو مقامی استعمال اور برآمدات کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ ہنرمندوں کی دستکاریوں سے کپڑوں پر خوبصورت ڈیزائن بنتے ہیں۔ روایتی دستکاری جیسے کہ پیتل سازی اور مٹی کے برتن بنانا، برتنوں، آرائشی اشیاء اور زیورات کی شکل میں سامنے آتے ہیں۔

لکڑی کا کام، چمڑے کی مصنوعات، چوڑیاں اور شمع سازی (Candle Making)، قالین بانی اور سرجیکل آلات کی تیاری بھی گھریلو صنعتوں میں شامل ہیں جو مقامی معیشت کو زندہ رکھنے اور ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے میں مددگار ہیں۔

فوائد

- گھریلو صنعتیں دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع فراہم کر کے غربت میں کمی اور معیار زندگی میں بہتری لاتی ہیں۔
- گھریلو خواتین کو روزگار اور اپنی صلاحیتیں اجاگر کرنے کے مواقع ملتے ہیں۔
- روایتی دستکاریاں مہارتوں کے تحفظ اور فروغ میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

- یہ صنعتیں لچکدار ہوتی ہیں اور تبدیلیوں کے مطابق خود کو ڈھالنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔
- ان صنعتوں کی ترقی سے دیہی اور پسماندہ علاقوں میں معیشت کو فروغ ملتا ہے، جو مجموعی کھپت، سرمایہ کاری اور طلب میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

نقصانات

- کام محدود پیمانے پر ہونے کی وجہ سے ان کی پیداوار اور مارکیٹ میں رسائی محدود رہتی ہے۔
- جدید ٹیکنالوجی اور مشینری کی عدم دستیابی سے پیداوار کی استعداد اور کارکردگی کم رہتی ہے۔
- ان صنعتوں کی مصنوعات کو بڑے پیمانے پر تیار کردہ مصنوعات کے مقابلے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔
- مصنوعات کے معیار میں تسلسل قائم رکھنا ایک چیلنج ہوتا ہے کیونکہ کام ہنرمندی پر منحصر ہوتا ہے اور تکنیکی تربیت کی کمی ہوتی ہے۔
- ذخیرہ کرنے کی سہولیات کی کمی کی وجہ سے پیداواری توسیع میں رکاوٹیں آتی ہیں۔

پاکستان میں بڑے پیمانے کی صنعتیں

بڑے پیمانے کی صنعتیں اہم مینوفیکچرنگ اور پیداواری یونٹس ہیں جو قومی یا بین الاقوامی سطح پر کام کرتے ہیں۔ ان یونٹس کو بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری، جدید ٹیکنالوجی اور ایک بڑی افرادی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ صنعتیں ملک کی اقتصادی ترقی کے لیے ضروری ہیں، کیونکہ یہ روزگار کے وسیع مواقع پیدا کرتی ہیں، صنعتی توسیع کو فروغ دیتی ہیں اور جی ڈی پی میں حصہ ڈالتی ہیں۔

پاکستان کی معیشت کئی اہم صنعتوں کی بنیاد پر پروان چڑھتی ہے۔ ٹیکسٹائل اور گارمنٹس ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، جس میں کٹائی، بنائی اور گارمنٹس کی تیاری کے یونٹس نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ٹیکسٹائل ملکی سطح پر بھی استعمال ہوتی ہے اور عالمی سطح پر بھی برآمد کی جاتی ہے۔ آٹو موبائل مینوفیکچرنگ کا شعبہ کاریں، موٹر سائیکلیں اور کمرشل گاڑیاں تیار کرتا ہے، جس میں ٹویوٹا، ہونڈا، ہنڈائی اور سوزوکی جیسی بڑی بین الاقوامی کمپنیاں شامل ہیں۔ ملک بھر میں سینٹ فیکٹریاں نہ صرف ملکی طلب کو پورا کرتی ہیں بلکہ پڑوسی ممالک کو بھی سینٹ برآمد کرتی ہیں۔ سٹیل ملیں سٹیل کی سلاخیں، چادریں اور دیگر تعمیراتی مواد تیار کرتی ہیں۔ کیمیکل اور پیٹروکیمیکل کی صنعت، کھادیں، پلاسٹک اور دواسازی کی مصنوعات تیار کرتی ہے۔ توانائی کے شعبے میں بڑے پیمانے پر پاور پلانٹس مختلف ذرائع، بشمول ہائیڈرو، تھرمل اور نیوکلیئر سے بجلی پیدا کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ فوڈ پروسیسنگ یونٹس ڈیری، پھل اور اناج کا انتظام سنبھالتے ہیں۔ یہ صنعتیں روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہیں اور مجموعی طور پر پاکستان کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

فوائد

- بڑے پیمانے کی صنعتیں بڑے پیمانے پر سامان تیار کر سکتی ہیں، جس سے مارکیٹ کی زیادہ طلب پوری ہوتی ہے اور پیداوار کے حجم کے لحاظ سے کم قیمت مصنوعات حاصل ہوتی ہیں۔
- ان صنعتوں کو عام طور پر جدید ترین ٹیکنالوجی اور مشینری تک رسائی حاصل ہوتی ہے، جس سے پیداوار اور کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

- یہ صنعتیں برآمد کے لیے سامان تیار کر سکتی ہیں، جس سے زر مبادلہ کی آمدنی اور اقتصادی ترقی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- یہ روزگار کے وسیع مواقع فراہم کرتی ہیں، جس سے شہری کاری اور صنعت کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔

نقصانات

- بڑے پیمانے کی صنعتوں کو بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے چھوٹے کاروباری افراد کے لیے ان تک رسائی کم ہوتی ہے۔
- ان صنعتوں کا ماحولیات پر نمایاں اثر پڑ سکتا ہے جس میں ہوائی اور آبی آلودگی شامل ہے۔
- بڑے پیمانے کی صنعتیں مارکیٹ پر غلبہ حاصل کر سکتی ہیں، جس سے مسابقت کم ہو سکتی ہے اور ممکنہ طور پر اجارہ دارانہ طرز عمل پیدا ہو سکتا ہے۔
- یہ صنعتیں عالمی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ پر زیادہ منحصر ہو سکتی ہیں، جس سے ان کے استحکام اور منافع پر اثر پڑتا ہے۔
- بڑے پیمانے کی صنعتوں کے قیام کے لیے حکومتی منظوری حاصل کرنا زیادہ تر وقت طلب عمل ہے جو نئے صنعت کاروں کی حوصلہ شکنی کا باعث ہو سکتا ہے۔

نئے افق تلاش کریں

پاکستان کی آٹو موٹیل انڈسٹری میں حالیہ برسوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے اور ملک نے ای وی ٹیکنالوجی کو اپنانے کی جانب اہم پیش رفت کی ہے۔ حکومت نے الیکٹرک کاروں کے استعمال کو فروغ دینے اور کاربن کے اخراج کو کم کرنے کے لیے نیشنل الیکٹرک ویکل پالیسی (NEVP) کی منظوری دی ہے۔ اس پالیسی کا مقصد ۲۰۳۰ تک تمام گاڑیوں میں سے کم از کم ۳۰ فیصد کو بجلی پر چلانا ہے۔

حکومتی پالیسیاں اور صنعتی زونز

پاکستان میں گھریلو، چھوٹی اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کے فروغ میں حکومتی پالیسیاں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ حکومت پاکستان نے صنعتی ترقی کی حوصلہ افزائی کے لیے مختلف پالیسیاں نافذ کی ہیں۔

ایسی ہی ایک پالیسی نیشنل سال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (ایس ایم ای) پالیسی ۲۰۲۱ ہے۔ اس پالیسی کا بنیادی مقصد چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتوں کی ترقی کو فروغ دے کر ملک کی صنعتی اور مینوفیکچرنگ بنیاد کو مضبوط بنانا ہے۔ اس پالیسی کے ذریعے، حکومت نے انپیکٹر کے بغیر معائنہ کے نظام، اسٹارٹ اپس اور کم خطرے والے (Low Risk) کاروباری توسیع کے لیے این او سی (No Objection Certificate) کی شرط ختم کرنے، مینوفیکچرنگ سیکٹر کے ایس ایم ایز کے لیے ٹیکس میں کمی، سادہ ایک صفحے پر مشتمل ٹیکس ریٹرن فارم متعارف کرانے اور ۱۰ ملین روپے تک کے کم سود والے قرضوں کی فراہمی سمیت ریگولیٹری مداخلت کو کم کرنا یقینی بنایا۔

برائے اساتذہ: طلبہ کو مختلف ذرائع سے پاکستان کی کمانچ انڈسٹری کے بارے میں مزید جاننے کی ترغیب دیں۔ سندھ میں اجڑک جیسی جغرافیائی خصوصیات معلوم کریں۔ پاکستان کے دیگر حصوں میں اور کون سی مصنوعات مشہور ہیں؟



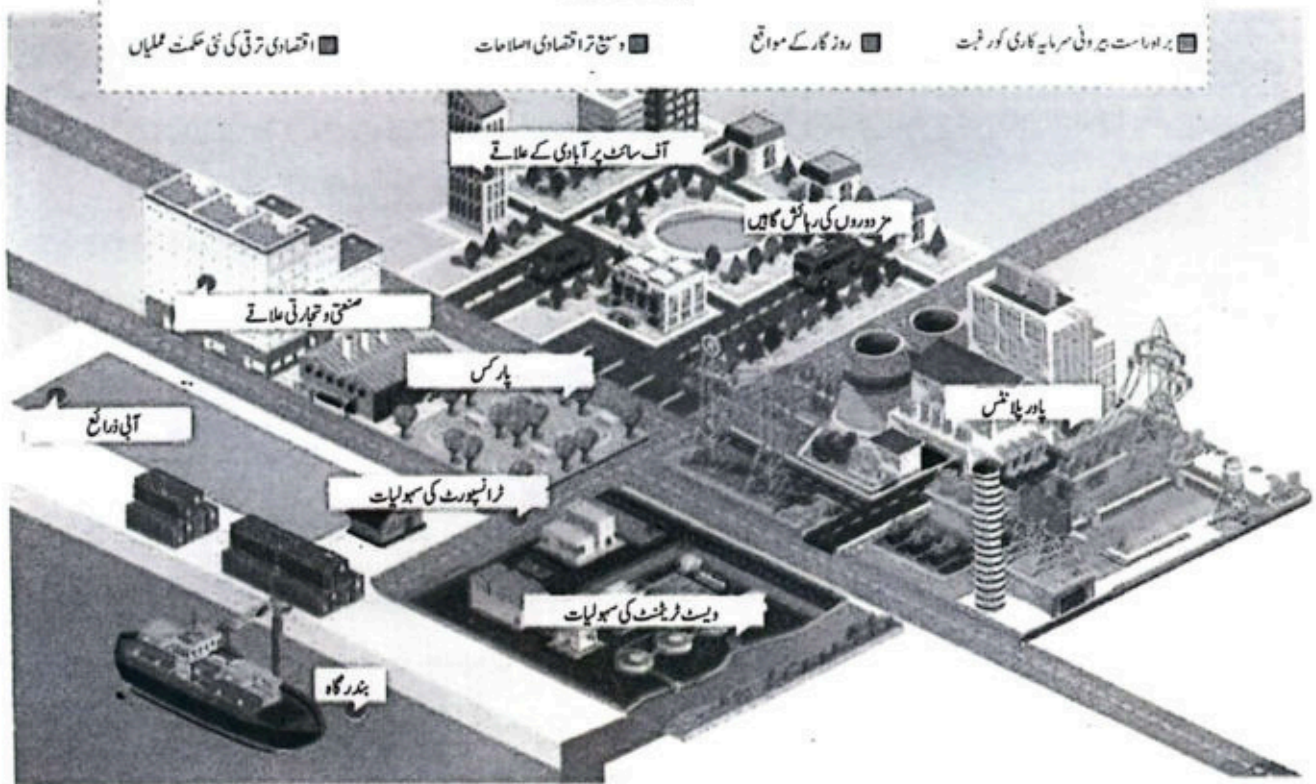
اس سمت میں ایک اور اہم قدم صنعتی اسٹیش اور خصوصی اقتصادی زونز (SEZs) کا قیام ہے۔ ان اسٹیش اور زونز کا مقصد صنعتی ترقی کے لیے سازگار ماحول قائم کرنا، نیز انفراسٹرکچر اور سہولیات فراہم کرنا ہے۔

خصوصی اقتصادی زونز صنعتی فروغ، کم سرمایہ کاری اور برآمدات کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یہ زونز ایک ادارہ جاتی، قانونی اور انفراسٹرکچرل ڈھانچے کے اندر کاروبار دوست ماحول کی ضمانت دے کر ان خدشات کو کم کرتے ہیں جو ایک مخصوص حد بندی کے قیام میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ پاکستان نے صنعت کاری اور برآمدات کی حوصلہ افزائی کے لیے ۱۹۶۰ کی دہائی میں صنعتی اسٹیش اور ۱۹۸۰ کی دہائی میں ایکسپورٹ پروسیجرنگ زونز کے قیام کا آغاز کیا۔ تاہم، ناقص انفراسٹرکچر اور کاروبار دوست ماحول کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ اقدامات اپنے مطلوبہ اہداف حاصل نہیں کر سکے۔

پاکستان نے ۲۰۱۲ء میں SEZs ایکٹ نافذ کیا جس میں ۲۰۱۶ میں ترمیم کی گئی جس سے SEZs کے قیام میں سہولت ملی۔ تاہم، منظور یوں کے پیچیدہ عمل اور طریقہ کار اور ہنرمند افرادی قوت کی ناکافی فراہمی کی وجہ سے ملک میں SEZs کی صلاحیت محدود رہی ہے۔ زون انٹرپرائز کی مالی اعانت میں تکنیکی رکاوٹیں اور غیر موثر نگرانی کے طریقہ کار بھی ایسے زونز کی کامیابی میں رکاوٹیں ہیں۔

بہت سے چیلنجز کے باوجود، پاکستان نے چین۔ پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) اور دیگر اقدامات کے تحت کئی خصوصی اقتصادی زونز (SEZs) کی

پیش اکناک زونز



منظوری دی ہے۔ ان میں نوشہرہ میں رشائی اسپیشل اکناک زون، ٹھٹھہ میں دھانیجی اسپیشل اکناک زون، فیصل آباد میں علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی، پشین، بلوچستان میں بوستان انڈسٹریل زون، ٹھٹھہ میں چائنا اسپیشل اکناک زون، دھانیجی، کراچی انڈسٹریل پارک، شیخوپورہ میں قائد اعظم اپیرل پارک، اسلام آباد

میں آئی سی ٹی ماڈل انڈسٹریل زون، مہمند، خیبر پختونخوا میں مہمند ماربل سٹی اور کراچی میں پاکستان اسٹیل ملز انڈسٹریل پارک شامل ہیں۔ ان کے علاوہ حکومت نے کئی دیگر صنعتی زونز اور خصوصی اقتصادی زونز کی بھی منظوری دی ہے۔

فوائد

صنعتی اسٹیش ضروری انفراسٹرکچر فراہم کرتے ہیں جن میں نقل و حمل کے نیٹ ورک، پانی اور بجلی کی فراہمی شامل ہیں۔ یہ زونز صنعتوں کو اکٹھا کر کے جدت، تعاون اور وسائل کے اشتراک کو فروغ دیتے ہیں۔ ترقی یافتہ صنعتی زونز میں ملکی اور غیر ملکی دونوں طرح کی سرمایہ کاری کو راغب کرنے سے اقتصادی ترقی کو تحریک ملتی ہے۔ صنعتی اسٹیش اکثر آسان ریگولیٹری طریقہ کار پیش کرتی ہیں جو کاروباری اداروں کو درپیش بیوروکریٹک رکاوٹوں کو کم کرتی ہیں۔

نقصانات

مخصوص علاقوں میں صنعتی زونز کے ارتکاز کے نتیجے میں ملک بھر میں غیر متوازن اقتصادی ترقی ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، ناکافی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کی وجہ سے غیر استعمال شدہ صنعتی اسٹیش اپنے مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے میں ناکام ہو سکتے ہیں۔ صنعتی زونز میں مناسب حفاظتی تدابیر کی عدم موجودگی ماحولیاتی انحطاط کا باعث بن سکتی ہے۔

پاکستان جدت کو فروغ دے کر، مساوی ترقی کو یقینی بنا کر اور پائیدار طریقوں کو نافذ کر کے اپنے متنوع صنعتی شعبے کی صلاحیت کو پوری طرح سے حاصل کر سکتا ہے۔

پاکستان میں بے روزگاری

پاکستان کی معیشت اور معاشرہ بے روزگاری اور کمتر اجرتوں کے مسئلے سے دوچار ہے۔ اقتصادی ترقی کو فروغ دینے اور ان مسائل سے نمٹنے کے لیے ان چیلنجز کے مائیکرو (انفرادی اور گھریلو) اور میکرو (قومی) دونوں سطحوں پر اثرات کو سمجھنا ضروری ہے۔

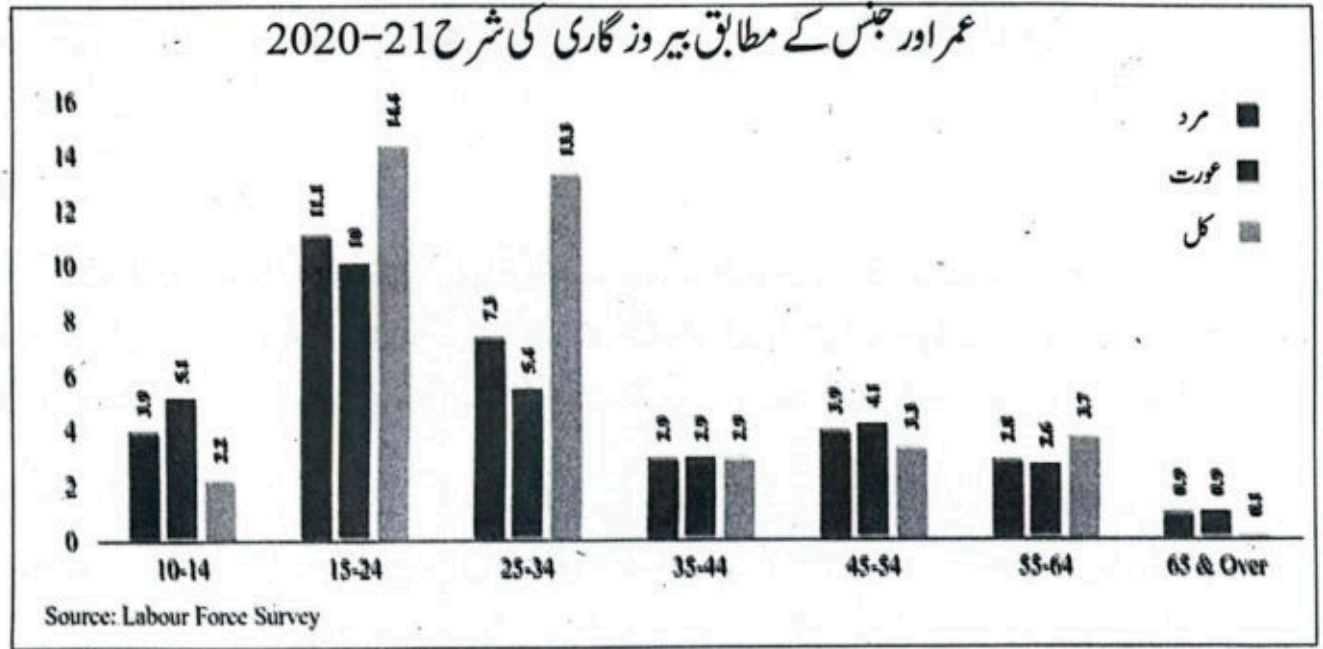


ہیوی انڈسٹریز کمپلیکس حصار انڈسٹریل ایریا

پاکستان میں بے روزگاری اور کمتر روزگار

2024 میں پاکستان کی مجموعی بے روزگاری کی شرح تقریباً 8 فیصد ہے۔ اس اعداد و شمار کے پیچھے کئی وجوہات ہیں جن میں خواندگی کی کمی، کمتر مہارتیں اور مناسب تربیت کی کمی شامل ہے۔ یہ نسبتاً زیادہ بے روزگاری کی شرح، جاری اقتصادی چیلنجز اور روزگار پیدا کرنے اور اقتصادی ترقی کو تیز کرنے کے لیے بنیادی اصلاحات کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے۔

عمر اور جنس کے مطابق بیروزگاری کی شرح 2020-21



مائیکروسٹریکٹریٹس پر اثرات

بے روزگاری کے فرد اور گھریلو سطح پر کئی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ آئیے کچھ اہم ترین اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

خاندانوں پر مالی دباؤ

بے روزگاری اور کمتر روزگار کے نتیجے میں گھریلو آمدنی کم ہو جاتی ہے، جس سے خاندانوں کے لیے اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس مالی دباؤ کے نتیجے میں غربت، غذائی قلت اور صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم تک ناکافی رسائی ہو سکتی ہے۔

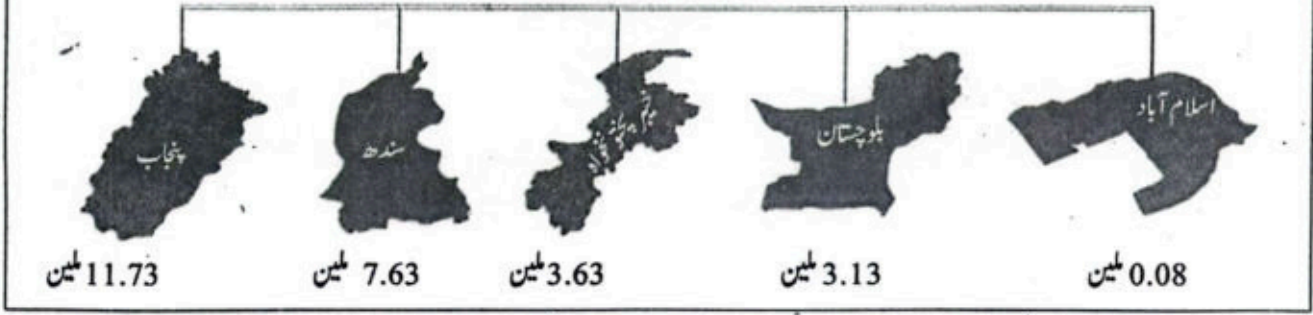
معیار زندگی میں کمی

بے روزگاری یا کمتر روزگار رکھنے والے افراد اکثر ذہنی تناؤ، اضطراب اور معیار زندگی کے معیار میں کمی کا سامنا کرتے ہیں۔ مناسب روزگار حاصل کرنے میں ناکامی ان کی خود اعتمادی اور مجموعی فلاح کو بہت پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔ جس کا نتیجہ بعض اوقات منشیات کے استعمال، ہریاست مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے اور خودکشی تک کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ ملک میں کاروباری مواقع کو فروغ دینے کی اشد ضرورت ہے تاکہ تعلیم یافتہ اور ہنرمند افراد نوکری تلاش کرنے کے بجائے دوہروں کے لیے روزگار پیدا کر سکیں۔

تعلیم تک محدود رسائی

بے روزگاری یا کمتر روزگار رکھنے والے خاندانوں کے بچوں کے باقاعدگی سے اسکول جانے یا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں ۲۶ ملین سے زیادہ بچے اسکول سے باہر ہیں اور اس کی ایک بڑی وجہ والدین کی بے روزگاری کی وجہ سے معاشی مشکلات ہیں۔ یہ محرومی کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور ان بچوں کے مستقبل میں ترقی کے مواقع کو محدود کرتا ہے۔

سکول سے باہر بچے (پاکستان-26.2 ملین)



میکرو سطح پر اثرات

اقتصادی ترقی میں کمی

بے روزگاری اور کمتر روزگار کے باعث معیشت کی مجموعی پیداواریت اور ترقی کم ہوتی ہے۔ جب افرادی قوت کا ایک بڑا حصہ پوری طرح سے استعمال نہیں ہوتا تو معیشت اپنی صلاحیت سے کم پر کام کرتی ہے۔

سماجی بہبود کے اخراجات میں اضافہ

بے روزگاری یا کمتر روزگار رکھنے والے افراد کی مدد کے لیے حکومت کو سماجی بہبود کے پروگراموں پر اپنے اخراجات میں اضافہ کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں دیگر ضروری خدمات سے وسائل کی منتقلی اور سرکاری مالیات پر دباؤ پڑ سکتا ہے۔

سماجی عدم استحکام

وسیع پیمانے پر بے روزگاری اور کمتر روزگار کے نتیجے میں سماجی بد امنی، جرائم کی شرح میں اضافہ اور سیاسی عدم استحکام جیسے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ عوام میں عدم اطمینان کے نتیجے میں احتجاج اور حکمرانی کو چیلنجز کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

روزگاری صورتحال کو بہتر بنانے کے عوامل

پاکستان میں بے روزگاری کو کم کرنے کے لیے ایک کثیر الجہتی حکمت عملی ضروری ہے۔ ان میں باعزت روزگار میں سرمایہ کاری، خاص طور پر خواتین اور نوجوانوں کے لیے، معاشرے کے غریب ترین اور کمزور ترین افراد کے لیے سماجی تحفظ کے پروگرام ہر روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتوں (SMEs) کا فروغ اور روزگار کے چیلنجز سے نمٹنے اور سماجی استحکام کو بہتر بنانے کے لیے حکمت عملی کے طور پر سماجی مکالمہ شامل ہیں۔

بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) جنوبی ایشیا کے سب سے بڑے سماجی تحفظ کے پروگراموں میں سے ایک ہے۔ یہ پروگرام 5.7 ملین سے زائد خاندانوں تک پہنچ چکا ہے، جو پاکستان میں غربت کے خاتمے اور خواتین کو بااختیار بنانے کی جانب اہم قدم ہے۔

مہارتوں، تربیت اور خواندگی کا کردار

بے روزگاری کی صورتحال سے نمٹنے کے اہم عوامل میں خواندگی کی شرح اور اس کے معیار کو بہتر بنانا، مناسب مہارت کا فروغ اور مناسب تربیت شامل ہیں۔ تعلیمی منصوبہ سازوں کو ہنر پر مبنی اور پیشہ ورانہ تعلیم پر زیادہ توجہ مرکوز کرنے اور مستقبل کی ملازمتوں کے لیے درکار مہارتوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آئیے بے روزگاری کے مسئلے سے نمٹنے پر ان کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں:

روزگاری کی اہلیت میں اضافہ

مہارتوں، تربیت اور خواندگی کے حصول کے ذریعے روزگاری کی اہلیت کو بڑھانا اشد ضروری ہے۔ تعلیم، افراد کو مختلف پیشوں کے لیے درکار بنیادی علم فراہم کرتی ہے، جبکہ پیشہ ورانہ تربیت اور مخصوص مہارتیں انہیں ملازمت کی مارکیٹ کی ضروریات کے لیے تیار کرتی ہیں۔



پیداواریت میں اضافہ

ایک ایسی افرادی قوت جو خواندہ اور اہل دونوں ہو زیادہ موثر اور پیداواری ہوتی ہے۔ ہنرمند کارکنوں کے نئی ٹیکنالوجیز کو اپنانے کی صلاحیت سے مجموعی اقتصادی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے، جس سے جدت پیدا ہوتی ہے۔

بے روزگاری اور کمتر روزگاری میں کمی

مناسب تعلیم و تربیت فراہم کرنے سے، افراد مارکیٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زیادہ مناسب طریقے سے لیس ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں افرادی قوت کی مہارتوں اور دستیاب آسامیوں کے درمیان فرق کو کم کر کے بے روزگاری اور کمتر روزگاری کی شرح میں کمی واقع ہوتی ہے۔

اقتصادی ترقی

خواندگی، مہارتوں اور تربیت میں سرمایہ کاری کے ذریعے ایک باخبر اور اہل افرادی قوت کے فروغ کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں سرمایہ کاروں کو راغب کیا جاسکتا ہے، صنعتی ترقی کو فروغ ملتا ہے اور عالمی مارکیٹ میں قوم کی مسابقتی پوزیشن مضبوط ہوتی ہے۔

پاکستان پیشہ ورانہ تربیت اور تعلیم میں سرمایہ کاری کر کے ایک بہتر پیداواری افرادی قوت کو یقینی بنا سکتا ہے جو اقتصادی توسیع کو فروغ دینے، غربت میں کمی اور سماجی ہم آہنگی کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

پاکستان میں زراعت

پاکستان کی معیشت میں زراعت ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، جو خوراک، روزگار اور مختلف صنعتوں کے لیے خام مال کی فراہمی کا ایک بنیادی ذریعہ ہے۔ اس کی دو اہم اقسام ہیں: فصلوں کی کاشت اور جانوروں کی فارمنگ۔ جانوروں کی فارمنگ میں مختلف اقسام شامل ہیں، جن میں لائیو سٹاک فارمنگ اور مچھلی فارمنگ



پاکستان میں زرعی فارمز

شامل ہیں۔ یہاں ہم لائیو سٹاک فارمنگ اور مچھلی فارمنگ اور ان کی منفرد خصوصیات اور اہمیت پر روشنی ڈالیں گے۔

لائیو سٹاک اور مچھلی فارمنگ کی اہمیت

لائیو سٹاک فارمنگ اور مچھلی فارمنگ دونوں پاکستان کے زرعی شعبے کے اہم اجزاء ہیں۔ ان سے پروٹین اور دیگر غذائی اجزاء کے ضروری ذرائع فراہم کیے جاتے ہیں، جو ملک کی غذائی تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اقتصادی ترقی کے لحاظ سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ فارمنگ کے ان طریقوں میں خاص طور پر دیہی علاقوں میں آمدنی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ لائیو سٹاک فارمنگ کی ثقافتی اہمیت بہت زیادہ ہے، کیونکہ یہ دیہی روایات اور معاش کے تانے

بانے میں گوندھی ہوئی ہے۔

جانوروں کی پرورش اور آبزی زراعت کو فروغ دے کر، پاکستان غذائی تحفظ حاصل کرنے، اقتصادی ترقی کو فروغ دینے اور پائیدار زرعی طریقوں کو برقرار رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان صنعتوں میں حائل رکاوٹوں جیسے بیماریوں کے مؤثر طریقے سے انتظام اور وسائل کی موثر تخصیص کرنے سے ان کی پیداواریت اور طویل مدتی بقائیں نمایاں طور پر اضافہ کیا جاسکتا ہے جس سے بالآخر پورے ملک کو فائدہ ہو گا۔

لائیو سٹاک فارمنگ

پاکستان میں مویشیوں کی وسیع آبادی اس کی زرعی معیشت میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، خاص طور پر دیہی علاقوں میں جہاں کسان خود کفالت اور کاروباری منصوبوں دونوں کے لیے جانور پالتے ہیں۔ پاکستان کی لائیو سٹاک میں بھینس، بھیڑ، گائے، بکری، اونٹ، گھوڑے اور پولٹری جیسے وسیع پیمانے پر انواع شامل ہیں۔ اون اور کھال جیسے مختلف خام مال کی پیداوار کے ساتھ ساتھ دودھ، انڈے، مکھن، گوشت اور تیل کی پیداوار کے ذریعے زرعی بنیاد پر مبنی صنعت میں لائیو سٹاک سیکٹر کا کردار بہت اہم ہے۔

لائیو سٹاک فارمنگ			
تعداد: ملین	2023-24	2022-23	2021-22
جانور کی قسم			
مویشی	57.5	55.5	53.4
بھینس	46.3	45.0	43.7
بھیڑ	32.7	32.3	31.9
بکری	87	84.7	82.5
اونٹ	1.2	1.1	1.1
گھوڑے	0.4	0.4	0.4
گدھے	5.9	5.8	5.7
خچر	0.2	0.2	0.2

جانوروں کی پرورش

زراعت کی دنیا میں، جانوروں کی پرورش ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس میں لائیو سٹاک کی افزائش اور پرورش کا فن اور سائنس شامل ہے، جو مختلف مقاصد کے لیے ضروری ہیں۔ اس میں جانوروں کا انتظام متعدد مقاصد کے لیے شامل ہے، بشمول گوشت، دودھ، ادن کی پیداوار اور ان کا مشقت کے لیے استعمال۔ پاکستان میں عام طور پر پائے جانے والے لائیو سٹاک میں مویشی، بھینسیں، بکریاں، بھیڑیں اور پولٹری شامل ہیں۔



پاکستان میں لائیو سٹاک فارمنگ

جانوروں کی پرورش کی خصوصیات میں انتخابی افزائش نسل شامل ہے، جو جانوروں میں مطلوبہ خصوصیات کو بڑھانے کے لیے استعمال کی جانے والی ایک تکنیک ہے۔ اس طریقہ کار کا مقصد دودھ کی پیداوار میں اضافہ کرنا یا گوشت کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔ خوراک اور غذائیت بھی لائیو سٹاک کی

صحت اور پیداواریت کو برقرار رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس میں متوازن غذائیت اور اضافی غذائی مدد فراہم کرنا شامل ہے۔ مزید برآں، جانوروں کی دیکھ بھال کے معاملے میں صحت کی دیکھ بھال انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ بیماریوں سے بچاؤ اور جانوروں کی مجموعی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے باقاعدگی سے ویٹرنری کیئر اور ویکسینیشن فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔ لائیو سٹاک کی فلاح و بہبود کے لیے مناسب رہائش فراہم کرنا بھی بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ انہیں سخت موسم اور شکاریوں سے ممکنہ خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

لائیو سٹاک فارمنگ متعدد دیہی گھرانوں کی مالی خوشحالی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور مجموعی قومی معیشت میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ اس میں گوشت، ڈیری مصنوعات اور چمڑے کی اشیاء کی پیداوار شامل ہے۔

جانوروں کی پرورش میں درپیش چیلنجز

- لائیو سٹاک میں بیماریوں پر قابو پانا ایک اہم چیلنج ہے جس کے لیے حفاظتی ٹیکوں کے ساتھ ساتھ موثر اور ویٹرنری خدمات کے استعمال کی بھی ضرورت ہے۔
- وسائل کا موثر انتظام پائیدار لائیو سٹاک فارمنگ کا ایک اہم پہلو ہے۔ یہ یقینی بنانا لازمی ہے کہ لائیو سٹاک کے لیے پانی، خوراک اور چراگاہوں کی کافی مقدار موجود ہو۔
- کسانوں کو اکثر اپنی مصنوعات کو منصفانہ قیمتوں پر فروخت کرنے کے لیے مارکیٹوں تک رسائی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مچھلی فارمنگ

مچھلی فارمنگ، جسے آبی زراعت بھی کہا جاتا ہے، کثرت و شمولیت کا حامل ہے تالابوں یا ٹینکوں میں مچھلیوں اور دیگر آبی جانداروں کو پالنے کا عمل ہے۔ اس میں خوراک اور دیگر مصنوعات کی طلب کو پورا کرنے کے لیے مچھلیوں کی افزائش اور پرورش شامل ہے۔ یہ طریقہ کار مختلف انواع و اقسام کی مچھلیوں کی پیداوار کو

فروغ دیتا ہے۔

مچھلی فارمنگ غذائی تحفظ کو یقینی بنانے، روزگار فراہم کرنے اور مقامی فروخت اور برآمدات دونوں کے ذریعے پاکستانی معیشت کے لیے بہت اہم ہے۔ اس کے اہم پہلوؤں میں پانی کے معیار کو برقرار رکھنا، مناسب غذائیت فراہم کرنا اور بیماری سے بچاؤ اور علاج کا انتظام کرنا شامل ہے جو اسے روایتی ماہی گیری کے طریقوں کا ایک پائیدار متبادل بناتا ہے۔

مچھلیوں کی فلاح و بہبود اور نشوونما کو فروغ دینے کے لیے پانی کے معیار کو یقینی بنانا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ آکسیجن کی سطح، درجہ حرارت اور پی ایچ کی نگرانی اس عمل کا ایک لازمی حصہ ہے۔ مزید برآں، مچھلیوں کی نشوونما اور فلاح و بہبود کے لیے صحیح قسم کی خوراک کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔ تجارتی سیلنٹس سے لے کر قدرتی غذائی ذرائع تک مختلف اقسام دستیاب ہیں۔ انتخابی افزائش کے پروگراموں میں بنیادی مقصد مچھلیوں میں نشوونما کی شرح، بیماری کے خلاف مزاحمت اور دیگر مطلوبہ خصوصیات کو بہتر بنانا ہے۔ مچھلی فارمنگ غذائی تحفظ کو یقینی بنانے، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور برآمدات اور مقامی فروخت دونوں کے ذریعے معیشت کو مضبوط بنانے میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

پاکستان میں مچھلی فارمنگ کو درپیش چیلنجز

- پانی کے بہترین معیار کو برقرار رکھنا کافی مشکل ہو سکتا ہے اور اس کے لیے مسلسل نگرانی اور انتظام کی ضرورت ہوتی ہے۔
- مچھلیاں مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہو سکتی ہیں، جس کے لیے انہیں صحت مندرکھنے کے لیے موثر حکمت عملیوں پر عمل درآمد کی ضرورت ہوتی ہے۔
- طویل مدتی کامیابی حاصل کرنے کے لیے پائیدار طریقوں کو ترجیح دینا بہت ضروری ہے جن کا مقصد ماحولیاتی اثرات کو کم کرنا اور حیاتیاتی تنوع کو محفوظ رکھنا ہے۔
- جدید تحفظ اور مارکیٹنگ کی تکنیکوں کی کمی بھی ملک میں مچھلی فارمنگ کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔

نئے افق تلاش کریں

کیا آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کی فیش فارمنگ انڈسٹری تیزی سے ترقی کر رہی ہے؟ سب سے دلچسپ پیش رفت سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں جہینگفارمنگ کا متعارف کروانا ہے۔ اس کے بارے میں مزید جانیں اور کلاس کے ساتھ شیئر کریں۔

پائیدار لائیو سٹاک کے طریقے

پائیدار لائیو سٹاک کے طریقوں سے مراد خوراک کی پیداوار کے لیے جانوروں کی پرورش کے وہ طریقے ہیں جو ماحولیاتی تحفظ، جانوروں کی فلاح و بہبود اور اقتصادی طور پر قابل عمل ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان طریقوں کا مقصد ماحول پر منفی اثرات کو کم کرنا اور لائیو سٹاک کی طویل مدتی پیداوار کو یقینی بنانا ہے۔ پاکستان میں پائیدار لائیو سٹاک کے طریقوں کو فروغ دینا ماحولیاتی انحطاط سے نمٹنے، جانوروں کی فلاح و بہبود کے معیار کو بہتر بنانے اور لائیو سٹاک سیکٹر کی

اقتصادی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ ان طریقوں کو اپنا کر پاکستان نہ صرف موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کر سکتا ہے بلکہ غذائی تحفظ کو بھی بڑھا سکتا ہے اور ماحول اور لائیو سٹاک کی صنعت دونوں کے لیے ایک زیادہ پائیدار مستقبل کو بھی یقینی بنا سکتا ہے۔

ان اہداف کو حاصل کرنے میں درج ذیل طریقے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں:

زرعی ماحولیاتی طریقوں کا نفاذ



پاکستان میں زرعی فارمز

گردشی چراگاہ اور مربوط کیڑوں کے انتظام جیسے طریقے مٹی کی صحت کو بہتر بنانے اور کیمیائی ذرائع کی ضرورت کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، جس سے لائیو سٹاک کی صنعت میں طویل مدتی پائیداری حاصل ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، چھوٹے پیمانے کے کسانوں کو ان پائیدار حکمت عملیوں کو اپنانے میں مدد فراہم کرنا ان کے معاش کو بھی بہتر بنا سکتا ہے اور دیہی علاقوں میں غربت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

نامیاتی کاشتکاری کے طریقوں کا فروغ

یہ ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے اور جانوروں کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے میں بھی ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ مصنوعی کیڑے مار ادویات اور کھادوں سے گریز کر کے، نامیاتی کاشتکاری ماحولیاتی نظام کے توازن کو برقرار رکھنے اور صارفین کے لیے صحت مند غذائی مصنوعات کی پیداوار کو یقینی بنانے میں مدد کرتی ہے۔

لائیو سٹاک میں قابل تجدید توانائی کے ذرائع کا استعمال

یہ حکمت عملی کاربن کے اخراج کو مزید کم کر سکتی ہے اور معدنی ایندھن پر انحصار کو کم کر سکتی ہے، جس سے مجموعی ماحولیاتی پائیداری میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ سولر پنلز یا ونڈ ٹربائنز کے استعمال سے فارمز طویل عرصے میں کم لاگت اور زیادہ توانائی کے لحاظ سے موثر ثابت ہو سکتے ہیں۔

بہتر افزائش نسل کی تکنیک

انتخابی افزائش نسل کے پروگراموں پر عمل دیا مدد سے لائیو سٹاک کی پیداوار اور بیماری کے خلاف مزاحمت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ مطلوبہ خصوصیات والے جانوروں کا انتخاب کر کے، کسان کیمیائی مواد کی ضرورت کو کم کرتے ہوئے گوشت، دودھ اور اولن کی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

پانی کا تحفظ

چارے کی فصلوں کے لیے قطراتی نظام آب پاشی (ڈرپ ایریگیشن) اور جانوروں کی پرورش میں پانی کے موثر استعمال کے طریقوں جیسی پانی بچانے والی تکنیکوں کو اپنانے سے اہم وسائل کے تحفظ میں مدد مل سکتی ہے۔ بارش کے پانی کو جمع کرنا اور پانی کے ذخائر کی تعمیر بھی پانی کی پائیدار فراہمی یقینی بنا سکتی ہے۔

مقامی خوراک کا انتظام

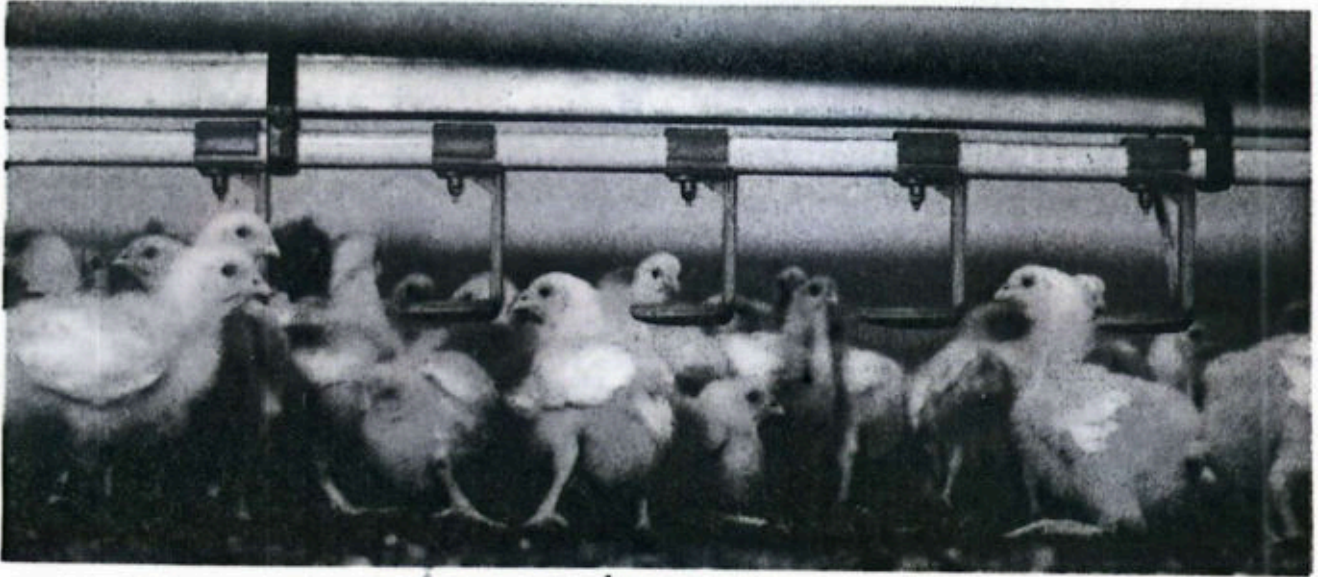
مقامی طور پر دستیاب اور پائیدار طریقے سے حاصل کی گئی خوراک کا استعمال لائیو سٹاک فارمنگ کے ماحولیاتی اثرات کو کم کرتا ہے۔ فصلوں کی باقیات، زرعی، صنعتی، ضمنی مصنوعات اور متوازن راشن کو شامل کرنے سے خوراک کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے اور فضلہ کم ہو سکتا ہے۔

گوبر کا انتظام

کپوسٹنگ اور دیگر طریقوں کے استعمال سے جانوروں کے گوبر کا مناسب انتظام گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو کم کر سکتا ہے اور فصلوں کے لیے قیمتی نامیاتی کھادیں تیار کر سکتا ہے۔ اس سے کیمیائی کھادوں پر انحصار کم ہوتا ہے اور مٹی کی صحت بہتر ہوتی ہے۔

ویٹرنری خدمات

باقاعدگی سے ویٹرنری کیئر، حفاظتی ٹیکوں کا پروگرام اور بیماری کی نگرانی فراہم کرنے سے جانوروں کی صحت اور پیداوار بہتر ہوتی ہے۔ صحت مند لائیو سٹاک گوشت، دودھ اور دیگر مصنوعات کے حصول میں زیادہ موثر ہوتی ہے، جس سے مجموعی ماحولیاتی اثرات کم ہوتے ہیں۔



پولٹری فارمز میں پانی کا انتظام

جانوروں کی فلاح و بہبود

جانوروں کی فلاح و بہبود کے اعلیٰ معیار کو یقینی بنانا، بشمول مناسب رہائش، غذائیت اور انسانی طریقے سے ہینڈلنگ، پیداوار کو بڑھاتا ہے اور تناؤ سے متعلق نقصانات کو کم کرتا ہے۔ یہ لائیو سٹاک فارمنگ سے متعلق اخلاقی خدشات کو بھی دور کرتا ہے۔

کسانوں کی تعلیم

کسانوں کے لیے پائیدار طریقوں، وسائل کے انتظام اور جانوروں کی صحت کے لیے تربیتی پروگرام انہیں ماحول دوست تکنیک اپنانے کے قابل بناسکتے ہیں۔ توسیعی خدمات اور کسان فیلڈ اسکول موثر طریقے سے علم اور اختراعات کے پھیلاؤ میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

پائیدار لائیو سٹاک کے طریقوں کو مقامی حالات کے مطابق جدید بنانے اور اپنانے کے لیے تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری ترقی میں اضافہ کر سکتی ہے۔ تحقیقی اداروں، حکومت اور نجی شعبے کے درمیان تعاون کامیابی کے لیے بہت ضروری ہے۔

یہ حکمت عملیاں نہ صرف لائیو سٹاک کی پیداواریت میں اضافہ کرتی ہیں بلکہ ماحولیاتی انحطاط کو کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سماجی بہبود کو بھی فروغ دیتی ہیں۔

پاکستان کی ماہی گیری کی صنعت

پاکستان کی ماہی گیری کی صنعت ملکی معیشت کے لیے بے حد اہمیت کی حامل ہے، جو غذائی تحفظ، روزگار کے مواقع اور زر مبادلہ کے حصول میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ پاکستان بحیرہ عرب کے ساتھ واقع ہے اور اس کی ساحلی پٹی تقریباً ۱۰۵۰ کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس وسیع ساحلی پٹی پر سمندری وسائل کی فراوانی ہے۔



گودار میں ماہی گیری

اس صنعت میں سمندری اور اندرون ملک ماہی گیری دونوں شامل ہیں جس میں سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں ماہی گیری کی اہم سرگرمیاں شامل ہیں۔ ماہی گیری کا شعبہ مچھلیوں کی متنوع اقسام کے لیے جانا جاتا ہے، جن میں جینگے، ٹونا، میکزل اور مختلف قسم کی میٹھے پانی کی مچھلیاں شامل ہیں۔ یہ وافر وسائل اس صنعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ماہی گیری کی صنعت کا اقتصادی اثر

جی ڈی پی میں کردار

ماہی گیری کی صنعت پاکستان کی مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ یہ پروسیسنگ، مارکیٹنگ اور برآمدات جیسی مختلف متعلقہ صنعتوں کو فروغ دیتی ہے، اس طرح معیشت میں خاطر خواہ بہتری پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان اکنامک سروے کے مطابق، ماہی گیری کا شعبہ قومی جی ڈی پی میں تقریباً ایک فیصد حصہ ڈالتا ہے جو وسیع تر زرعی اور صنعتی شعبوں میں اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

روزگار کے مواقع

ماہی گیری کی صنعت خاص طور پر سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں روزگار کی فراہمی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ یہ صنعت تقریباً ۳۹۰۰۰۰ ماہی گیروں کو براہ راست اور کشتی سازی، جال سازی اور پروسیسنگ جیسی ذیلی سرگرمیوں میں شامل تقریباً ۵۰۰۰۰۰ افراد کو بالواسطہ روزگار فراہم کرتی ہے۔ یہ شعبہ دیہی ترقی کے لیے بہت اہم ہے، ملاکھوں افراد کو معاش فراہم کرتا ہے اور ساحلی علاقوں کے عوام میں غربت کے خاتمے میں مدد کرتا ہے۔

زر مبادلہ کا حصول

مچھلی اور سمندری غذائی مصنوعات پاکستان کی اہم برآمدات میں شامل ہیں، جو قیمتی زر مبادلہ کے حصول کا سبب بنتی ہیں۔ پاکستان سے مختلف قسم کی مچھلی کی مصنوعات چین، مشرق وسطیٰ، یورپی یونین اور امریکہ سمیت بین الاقوامی منڈیوں میں برآمد کی جاتی ہیں۔ مالی سال ۲۰۲۲-۲۳ میں، پاکستان کی سمندری غذا کی برآمدات ۴۵۰ ملین ڈالر سے تجاوز کر گئیں۔ یہ برآمدات ملک کے تجارتی توازن اور اقتصادی استحکام کے لیے بہت اہم ہیں، جو پاکستانی سمندری غذا کی عالمی طلب کو ظاہر کرتی ہیں۔

انفراسٹرکچر کی ترقی کے اقدامات

حکومت پاکستان نے مائی گیری کی صنعت کو فروغ دینے اور اس کی برآمدی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے انفراسٹرکچر کی ترقی کے کئی اقدامات شروع کیے ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

گوادر بندر گاہ



گوادر بندر گاہ

گوادر بندر گاہ بلوچستان میں واقع گہرے سمندر کی بندر گاہ ہے۔ یہ تجارت اور کامرس کا ایک اسٹریٹجک مرکز ہے، جو پاکستان کو مشرق وسطیٰ، افریقہ اور وسطی ایشیاء سے جوڑتا ہے۔ گوادر بندر گاہ نے ایک جدید اور موثر برآمدی سہولت فراہم کر کے پاکستان کی مائی گیری کی صنعت کو نمایاں طور پر بہتر بنایا ہے۔ اس نے ملک کی مچھلی اور سمندری غذا کی برآمدات میں اضافہ کیا ہے، جس سے قیمتی زر مبادلہ کی آمدنی حاصل ہوئی ہے۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC)

CPEC ایک جامع ترقیاتی منصوبہ ہے جس کا ایک مقصد پاکستان کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا ہے۔ اس نے مائی گیری کی صنعت کے انفراسٹرکچر کو جدید بنانے میں بھاری سرمایہ کاری کی ہے، جس میں کوئلہ اسٹوریج کی سہولیات، پروسیسنگ پلانٹس اور ٹرانسپورٹیشن نیٹ ورکس شامل ہیں۔ اس سے مچھلی اور سمندری غذا کی مصنوعات کے معیار اور حفاظت میں بہتری آئی ہے، جس سے عالمی مارکیٹ میں ان کی مسابقتی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے۔

مکران کوئلہ ہائی وے

مکران کوئلہ ہائی وے بحیرہ عرب کے ساحل کے ساتھ مائی گیری برادریوں کو جوڑتا ہے، جو مائی گیری کی صنعت کے لیے نقل و حمل کا ایک اہم رابطہ فراہم کرتا

مکران کوئلہ ہائی وے نے کراچی اور گوادر کے درمیان سفری وقت کو ۴۸ گھنٹوں سے کم کر کے صرف ۷ گھنٹے کر دیا ہے۔ یہ قابل ذکر سڑک نہ صرف انجینئرنگ کا ایک شاہکار ہے بلکہ خطے میں اقتصادی ترقی کے لیے ایک گیم چینجر بھی ہے۔



مکران کو مثل ہائی وے

ہے۔ اس نے مارکیٹوں تک رسائی میں اضافہ کیا ہے، نقل و حمل کے اخراجات کو کم کیا ہے اور صنعت کی کارکردگی میں اضافہ کیا ہے۔

مکران کو مثل ہائی وے نے نقل و حمل کے اخراجات اور درکار وقت کو نمایاں طور پر کم کیا ہے، جس سے ماہی گیروں کو اپنی مچھلی کو جلد اور موثر طریقے سے فروخت کرنے کے قابل بنایا گیا ہے۔ اس سے مچھلی اور سمندری غذا کی مصنوعات کی تازگی اور معیار میں بہتری آئی ہے، جس سے ان کی مارکیٹ کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔

ماہی گیری کی منڈیاں

حکومت پاکستان نے مقامی ماہی گیری کی منڈیوں کو ترقی دی ہے اور انہیں جدید بنایا ہے، جس سے ماہی گیروں کو اپنی مچھلی فروخت کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا گیا ہے۔ ان منڈیوں نے مچھلی اور سمندری غذا کی مصنوعات کے معیار اور حفاظت کو بہتر بنایا ہے، جس سے صارفین کا اعتماد بڑھا ہے۔ جدید ماہی گیری کی منڈیوں نے پائیدار ماہی گیری کے طریقوں کو فروغ دیا ہے، مچھلی پکڑنے کے بعد ہونے والے نقصانات کو کم کیا ہے اور مارکیٹ تک رسائی کو بہتر بنایا ہے۔ انہوں نے تازہ مچھلی اور سمندری غذا کی مصنوعات کی دستیابی میں بھی اضافہ کیا ہے، جس سے مقامی معیشت اور صارفین کی طلب میں بہتری آئی ہے۔

پائیدار ماہی گیری کے لیے ممکنہ حل

ضابطہ کاری اور انتظام

مچھلیوں کے ذخائر کی طویل مدتی پائیداری کو یقینی بنانے اور بے تحاشہ ماہی گیری کو روکنے کے لیے موثر ماہی گیری کے ضوابط بہت ضروری ہیں۔ مچھلی پکڑنے کے علاقے کی حدود مقرر کرنے، موسمی پابندیاں نافذ کرنے اور ماہی گیری کے نقصان دہ سازو سامان کے استعمال کو محدود کرنے جیسے اقدامات کے ذریعے پاکستان اپنی سمندری حیاتیاتی تنوع کا تحفظ کر سکتا ہے اور مچھلیوں کی آبادی کو دوبارہ بحال کرنے کی جانب قدم بڑھا سکتا ہے۔ ان اقدامات میں سمندری ماحولیاتی نظام کے ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے غیر قانونی، غیر رپورٹ شدہ اور غیر منظم ماہی گیری کی سرگرمیوں کی نگرانی اور ان پر جرمانہ عائد کرنا بھی شامل ہے۔

تکنیکی ترقی

جدید تکنیکوں اور آلات کے ساتھ ماہی گیری کی صنعت کو جدید بنانا کارکردگی میں اضافہ کر سکتا ہے اور ماحولیاتی اثرات کو کم کر سکتا ہے۔ ماہی گیری کے جدید سازو سامان، جیسے سرکل ہکس اور پینلز کا استعمال چھوٹی مچھلیوں کی حفاظت کر سکتا ہے۔ GPS، اور سونار (Sonar) جیسی مچھلی تلاش کرنے والی ٹیکنالوجیز سے لیس جدید کشتیاں ماہی گیروں کو ہدف کی انواع کو زیادہ موثر طریقے سے تلاش کرنے اور پکڑنے میں مدد کر سکتی ہیں، جس سے فضلہ اور بے تحاشہ ماہی گیری کم ہوتی ہے۔

صلاحت سازی

صنعت کی طویل مدتی بقا کے لیے مانی گروں کو پائیدار مانی گیری کے طریقوں کے بارے میں تعلیم دینا ضروری ہے۔ ترقیاتی پروگرام ذمہ دار مانی گیری کی تکنیک، سمندری تحفظ کی اہمیت اور ضوابط کی تعمیل جیسے موضوعات کا احاطہ کر سکتے ہیں۔ یہ پروگرام مانی گروں کو ماحول دوست طریقے اپنانے کے قابل بناتے ہیں، جس سے ان کے معاش اور سمندری وسائل کی پائیداری یقینی ہوتی ہے۔

انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری

مانی گیری کی صنعت کی ترقی کے لیے جدید بندر گاہ کی سہولیات، موثر شاہراہوں اور اچھی طرح سے لیس مارکیٹوں جیسے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری بہت ضروری ہے۔ بہتر انفراسٹرکچر شکار کے بعد ہونے والے نقصانات کو کم کرتا ہے مارکیٹ تک رسائی کو بڑھاتا ہے اور مچھلی کی مصنوعات کی بروقت نقل و حمل کو یقینی بناتا ہے۔ اس طرح کی سرمایہ کاری ساحلی برادریوں کی اقتصادی ترقی میں بھی معاون ثابت ہوتی ہیں اور قومی معیشت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان پائیدار حکمت عملیوں کو اپنانے سے پاکستان میں مانی گیری کی صنعت کو نمایاں طور پر بہتر بنایا جاسکتا ہے، جس سے اس کی طویل مدتی بقا اور ماحولیاتی توازن یقینی ہوتا ہے۔

میں نے کیا سیکھا

- پاکستان کی اہم صنعتوں میں چینی، سینٹ، کپاس، کھاد اور فولاد شامل ہیں، جن میں سے ہر ایک کی مخصوص جغرافیائی تقسیم وسائل کی دستیابی اور انفراسٹرکچر پر منحصر ہے۔
- یہ صنعتیں ملکی جی ڈی پی، روزگار اور زر مبادلہ کے حصول میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں لیکن انھیں وسائل کی قلت، ماحولیاتی خدشات اور اقتصادی کمزوریوں جیسے چیلنجز کا سامنا بھی ہے۔
- ان صنعتوں کے اقتصادی اثرات میں ملازمتوں کی فراہمی اور زر مبادلہ کا حصول شامل ہے۔
- ماحولیاتی خدشات میں آلودگی اور وسائل کا خاتمہ شامل ہے، جبکہ سماجی اثرات میں کمیونٹی کی ترقی اور روزگار کے مواقع شامل ہیں۔
- گھریلو صنعتیں روایتی دستکاری کو محفوظ رکھتی ہیں اور دیہی علاقوں میں روزگار فراہم کرتی ہیں۔
- چھوٹے پیمانے کی صنعتیں اقتصادی تنوع اور جدت میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔
- بڑے پیمانے کی صنعتیں بڑے پیمانے پر پیداوار اور برآمدات کو فروغ دیتی ہیں لیکن ان کے لیے بڑی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ مارکیٹوں پر غلبہ حاصل کر سکتی ہیں۔
- حکومت کی زیر قیادت صنعتی اسٹیشنز اور زونز، جیسے کہ SEZs، صنعتی ترقی کے لیے انفراسٹرکچر اور مدد فراہم کرنے کے مقصد کے تحت بنائے جاتے ہیں۔

- وسائل کے انتظام، مارکیٹ تک رسائی اور ریگولیٹری فریم ورک جیسے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے مؤثر پالیسیاں بہت ضروری ہیں۔
- بے روزگاری اور کمتر روزگار فرد اور قومی معیشت دونوں کو متاثر کرتے ہیں جس سے مالی دباؤ اور اقتصادی ترقی میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- خواندگی، ہنر کے فروغ اور تربیت کے ذریعے ان مسائل سے نمٹنا اقتصادی استحکام اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔
- تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت روزگار کی اہلیت اور پیداواریت کو بڑھاتی ہے، جس سے اقتصادی ترقی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- یہ اقدامات زیادہ جدید صنعتی اور زرعی طریقوں کی طرف منتقلی کے لیے بہت اہم ہیں۔
- پاکستان میں زراعت میں لائیو سٹاک فارمنگ اور مچھلی فارمنگ بھی شامل ہیں جن میں سے ہر ایک کی منفرد خصوصیات اور اقتصادی جہتیں ہیں۔
- جانوروں کی پرورش لائیو سٹاک کی افزائش اور پرورش پر توجہ مرکوز کرتی ہے، جبکہ مچھلی فارمنگ میں کنٹرول شدہ ماحول میں مچھلی کی پیداوار شامل ہے۔
- لائیو سٹاک کی صنعت کی اہم رکاوٹوں میں بیماریوں کا پھیلنا، مارکیٹ تک محدود رسائی اور ناکافی انفراسٹرکچر شامل ہیں۔
- پائیدار حکمت عملیوں، جیسے کہ بہتر افزائش نسل کی تکنیک، بہتر وسائل کا انتظام اور ویٹرنری کیئر ان چیلنجز کو کم کر سکتی ہیں۔
- مائی گیری کی صنعت غذائی تحفظ، روزگار اور برآمدی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔
- مچھلی فارمنگ قابل اعتماد پروٹین کے ذرائع فراہم کر کے اور ملازمتیں پیدا کر کے سماجی و اقتصادی فوائد کا سبب بنتی ہے۔
- گوادر پورٹ، CPEC، مکران کوئلہ ہائی وے اور جدید مائی گیری کی منڈیوں جیسے منصوبے پائیدار مائی گیری کے فروغ کے لیے بہت اہم ہیں۔
- یہ اقدامات رابطے کو بہتر بناتے ہیں، نقل و حمل کے اخراجات کو کم کرتے ہیں اور مچھلی کی مصنوعات کے لیے مارکیٹ تک رسائی کو بہتر بناتے ہیں۔
- مؤثر مائی گیری کے ضوابط پر عمل درآمد، جدید تکنیکوں کو اپنانا اور انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری پائیدار مائی گیری کے لیے اہم حکمت عملیاں ہیں۔
- مائی گیروں کے لیے تربیت اور مدد کے ذریعے صلاحیت سازی پائیدار طریقوں اور صنعت کی طویل مدتی بقا کو فروغ دیتی ہے۔
- پاکستان کی بنیادی صنعتوں کی پائیدار ترقی کے لیے خواندگی، ہنر کی ترقی اور انفراسٹرکچر میں بہتری کو مربوط کرنا ضروری ہے۔
- حکومت، نجی شعبے اور برادریوں کے درمیان باہمی تعاون کے ذریعے چیلنجز سے نمٹا جاسکتا ہے اور اقتصادی ترقی کے مواقع سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات میں سے درست جواب کی نشان دہی کریں۔

1۔ سال 2024 تک پاکستان کی سینٹ کی پیداوار کی سالانہ صلاحیت تقریباً کتنی ہے؟

الف. ۳۹ ملین ٹن

ب. ۶۹ ملین ٹن

ج. ۹۹ ملین ٹن

د. ۱۲۹ ملین ٹن

2۔ پاکستان میں سب سے زیادہ چینی پیدا کرنے والا صوبہ کون سا ہے؟

الف. بلوچستان

ب. سندھ

ج. پنجاب

د. خیبر پختونخوا

3۔ درج ذیل میں سے کون سی صنعت پاکستان میں روایتی دستکاری سے سب سے زیادہ منسلک ہے؟

الف. اسٹیل صنعت

ب. سینٹ صنعت

ج. گھریلو صنعت

د. کھاد کی صنعت

4۔ پاکستان میں مویشی پالنے کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

الف. جانوروں کی افزائش اور پرورش

ب. فصلوں کی کاشت

ج. کھاد کی تیاری

د. معدنیات کی کان کنی

5۔ حکومت کی طرف سے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی سرپرستی کے لیے سب سے مؤثر حکمت عملی کون سی ہو سکتی ہے؟

الف. درآمدی محصولات میں اضافہ

ب. ٹیکس کی چھوٹ اور قرض تک رسائی کی سہولت دینا

ج. بڑی صنعتوں کے انضمام کی حوصلہ افزائی

د. برآمدات کو محدود کر کے مقامی منڈی پر توجہ دینا

6۔ چین-پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے لیے درج ذیل میں سے کون سا انفراسٹرکچر منصوبہ سب سے اہم ہے؟

الف. مکران کو شل ہائی وے

ب. گوادر پورٹ

ج. تھرکول منصوبہ

د. قراقرم ہائی وے

7۔ پاکستان میں خواندگی اور ہنر کی ترقی بے روزگاری کو کیسے کم کر سکتی ہے؟

الف. روزگار کی صلاحیت بڑھا کر

ب. غیر ملکی امداد بڑھا کر

ج. پیداوار کی شرح کم کر کے

د. شہری آبادی کو فروغ دے کر

8۔ پاکستان میں مویشیوں کی صنعت کو درپیش ایک عام چیلنج کیا ہے؟

الف. ضرورت سے زیادہ بارش

ب. بیماریوں کے پھیلاؤ

ج. ماہی گیری کی زیادتی

د. زمین کی زرخیزی میں کمی

- 9۔ پاکستان میں اسٹیل اور سینٹ جیسی بڑی صنعتوں کے مقام کے تعین میں سب سے اہم عنصر کیا ہے؟
 الف. شہری مراکز کے قریب ہونا
 ب. خام مال اور توانائی کے وسائل کی دستیابی
 ج. حکومتی پالیسیاں
 د. موسمی حالات

- 10۔ پاکستان میں مویشی پالنے کے ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے کے لیے پائیدار طریقے کس طرح مددگار ثابت ہو سکتے ہیں؟
 الف. کیمیکل کھاد کے استعمال میں اضافہ کر کے
 ب. باری باری چرنے کے طریقے اور فضلہ کے بہتر انتظام کو اپنا کر
 ج. مویشیوں کی تعداد بڑھا کر
 د. ویٹرنری دیکھ بھال کو کم کر کے

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1. پاکستان میں چینی پیدا کرنے والے اہم جغرافیائی علاقے کون سے ہیں؟
2. گھریلو صنعتیں پاکستان کے دیہی ترقی میں کیسے مدد کرتی ہیں؟
3. پاکستان کی سینٹ انڈسٹری کو درپیش عام ماحولیاتی چیلنجز کیا ہیں؟
4. مچھلی کی فارمنگ پاکستان میں خوراک کی سیکورٹی کو کیسے بہتر بناتی ہے؟
5. مکران کو شل ہائی وے پاکستان کی ماہی گیری کی صنعت کی معاونت میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟

سوال نمبر ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تفصیل سے دیں۔

1. پاکستان کی اہم صنعتوں کے اقتصادی ماحولیاتی، اور سماجی اثرات کا جائزہ لیں اور وضاحت کریں کہ یہ صنعتیں ملک کی مجموعی ترقی میں کیسے مدد کرتی ہیں؟
2. پاکستان میں گھریلو اور بڑی صنعتوں کی ترقی میں حکومتی پالیسیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔
3. پاکستان میں کمتر روزگار اور بے روزگاری جیسے مسائل کے حل میں خواندگی، ہنر کی ترقی، اور تربیت کے کردار کا تجزیہ کریں۔
4. پاکستان میں مویشی پالنے اور مچھلی پالنے کے طریقوں کا تقابلی جائزہ لیں، ان کی خصوصیات، معاشی کردار اور چیلنجز پر روشنی ڈالیں۔
5. گوادر پورٹ، CPEC، مکران کو شل ہائی وے، اور فٹ مارکیٹس جیسے بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں کے پاکستان کی ماہی گیری صنعت پر اثرات کا جائزہ لیں۔

تقابلی جائزہ:

پاکستان کی کائج صنعت اور بڑی صنعتوں کے اقتصادی، ماحولیاتی اور سماجی اثرات کا موازنہ کریں۔ اپنی بات کو مثالوں اور ڈیٹا سے واضح کریں۔

تجزیہ

پاکستان میں مویشی پالنے اور مچھلی کی صنعت کی اہمیت اور چیلنجز وقت کے ساتھ کیسے بدلے؟ تاریخی پس منظر، معاشی ترقی، ٹیکنالوجی میں بہتری، اور ماحولیاتی اثرات پر روشنی ڈالیں۔ یہ بھی بتائیں کہ ماضی کے تجربات سے مستقبل کی حکمت عملیوں کے لیے کیا سیکھا جاسکتا ہے۔

پراجیکٹ

پاکستان کے مختلف ساحلی علاقوں میں ماہی گیروں کو درپیش مسائل معلوم کریں اور ان کی بنیاد پر اصلاحی اقدامات تجویز کریں۔

فرہنگ

- مکانی تقسیم: کسی جغرافیائی علاقے میں اشیاء یا سرگرمیوں کی ترتیب و پھیلاؤ
- کائج انڈسٹری: گھریلو سطح پر روایتی طریقوں سے چھوٹے پیمانے پر مصنوعات کی تیاری
- صنعتی زونز: انڈسٹریل ترقی کے لیے مختص علاقے جن میں سہولیات فراہم کی جاتی ہیں
- کمترین روزگار: ایسا روزگار جس میں افراد کی مہارت یا قابلیت کا مکمل استعمال نہ ہو یا پھر انھیں اپنی قابلیت سے کم آمدن حاصل ہو
- بے روزگاری: کوئی ذریعہ معاش نہ ہونا
- مائیکرو اکنامک سرگرمیاں: فرد یا چھوٹے پیمانے کی معاشی سرگرمیاں
- میکرو اکنامک سرگرمیاں: قومی یا عالمی سطح پر بڑی معاشی سرگرمیاں
- ہنر کی ترقی: مخصوص کاموں کے لیے افراد کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کی تربیت
- مویشی پالنا: زرعی شعبے کی ایک شاخ جو جانوروں کی افزائش و نگہداشت سے متعلق ہے

استاد کی مدد سے، اس باب میں شامل وہ الفاظ جو آپ کو مشکل لگتے ہیں ان کی فہرست بنائیں اور معنی لکھیں۔
